رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر۔ قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الاوّل ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۱ر جون کو جمعہ پڑھانے کے لئے پالم پور سے تشریف لائے۔ اور ۲۳ر جون کو بسواری موٹر واپس پالم پور تشریف لے گئے۔ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) زلزلہ کی پیشگوئی پر جو مضمون فاروق میں خاکسار ایڈیٹر شائع کر رہا ہے۔ اس کے متعلق بعض احباب کی خواہش ہے۔ کہ مکمل ہو جانے پر اس کو ٹریکٹ کی صورت میں علیحدہ چھپوا کر کثیر تعداد میں تقسیم کیا جائے۔ اس لئے اگر ناظرین فاروق میں سے دوسرے دوست بھی یہ پسند کریں۔ اور اس کو مفید خیال فرمائیں تو اپنی رائے سے مطلع کریں۔ نیز یہ کہ وہ کتنی کتنی تعداد میں خرید کر تقسیم کریں گے۔ اس کی قیمت حتی الوسع لاگت کے برابر رکھی جائے گی۔ جو غالباً ۲ر فی نسخہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ اگر ایسی درخواستیں کم از کم دو ہزار اشاعت کی آجائیں تو پھر اس مضمون کو بعد اصلاح و نظر ثانی علیحدہ ٹریکٹ میں چھپوا دیا جائیگا۔ مگر مکمل ہونے کے بعد۔ انشاء اللہ (۳) فاروق کی اشاعت میں جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ قریباً ۱۳۰ خریداران کی کمی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ غالباً الفضل کی روزانہ اشاعت ہے۔ لیکن اگر یہی رفتار رہی۔ تو اندیشہ ہے کہ فاروق کو بند نہ کرنا پڑے۔ اگر موجودہ خریداران ہمت کر کے خاص توجہ سے زیادہ نہیں صرف ایک ایک جدید خریدار سالانہ یا ششماہی چندہ ادا کرنے والے پیدا کر دیں۔ تو خدا کے فضل سے فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا رہے گا۔ ورنہ اگر ماند شد شبے دیگر نمی ماند کا مصداق ہوگا۔ یہ کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ صرف توجہ درکار ہے۔

یاددہانی

جن احباب نے باوجود بار بار کی یاددہانی کے اطلاع دینے کے بعد بھی کہ وہ اپنا چندہ سال رواں ۱۳۵۴ھ کا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے۔ اب تک ایفاء وعدہ نہیں کیا۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ کرم چندہ موعودہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اور ساتھ ہی ایک ایک جدید خریدار بھی عطا کر دیں۔ یا اپنے پاس سے ایک خریدار کی قیمت عطاء فرما کر کسی کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ ثواب کا کام ہے۔

نیز جن احباب نے بار بار وی پی واپس فرمائے ہیں۔ ان کے نام مکرر ۴ر جولائی ۳۵ء کو وی پی ارسال ہوں گے۔ جس پر مزید ۳ر محصول وی پی صرف ہوگا۔ اس لئے وی پی وہ واپس نہ فرما دیں۔ وصول کر لیں۔ یا اپنا اپنا چندہ معہ اخراجات وی پی واپس شدہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا ۴ر جولائی سے پیشتر دفتر فاروق میں اطلاع دیں۔ کہ ان کے نام وی پی ارسال کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

مکرمی بابو محمد قاسم صاحب کے ذمہ دو سال کا چندہ ہو گیا ہے اور ہر دفعہ انہوں نے وی پی واپس فرمایا اب وہ توجہ فرما کر مبلغ پانچ روپیہ بقایا ۳۴ء کا چندہ جو معہ اخراجات وی پی واپس آمدہ ہوتا ہے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ وی پی مکرر ارسال ہوگا۔

مکرمی مولوی قاضی محمد منذیر صاحب فاضل کیطرف سے صرف چار روپیہ منجملہ بقایا ۳۴ء کے وصول ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کوئی قسط مقررہ کے حساب سے وصول نہیں ہوئی۔

مکرمی میاں محمد یوسف صاحب انصار اللہ کے ذمہ ۳۴ و ۳۵ء کا بقایا ہے وہ توجہ فرما کر جلد بھیجدیں۔ نیز اپنے دوستوں کی طرف سے بھی چندہ لیکر جو ششماہی رواں کا ہے جلد بھیجدیں مشکور ہونگا۔

موجودہ حالات کے متعلق ایک پیشگوئی

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل اشتہار رقم فرمایا۔ جو بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۲ پر شائع ہوا ہے اس میں سے ضروری حصہ جو میرے خیال میں اس فتنۂ احرار سے تعلق رکھتا ہے۔ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

الہام الٰہی "دشمن کا بھی ایک وار نکلا" وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے کوئی ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا۔ جس سے دشمن خوش ہو جائے گا۔ اور وہ امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا۔ اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں۔ بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے۔ اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا۔ کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اسی لڑائی میں مارے گئے جیسا کہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہنچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا۔ اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا۔ کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں۔ اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی۔ تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا۔ جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ان يمسسكم قرحٌ فقد مس القوم قرح مثله وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہنچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہنچی تھی اور ایسا ہی دُکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ یہاں تک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا۔ اور بڑے بڑے کافر مارے گئے۔ پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابہ نے شربت شہادت پیا۔ تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے۔ کہ کبھی کافر فنا کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اُس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے۔ کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے۔ جو کافر مارے خوشی کے اُچھلتے پھرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے۔ جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں۔ اب ضروری ہے۔ کہ بموجب قانون وتلك الايام نداولها بين الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا ہے۔ کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسی قدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہی ہماری عادت ہے۔ کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں۔ لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے۔"

اس کے بعد کا ایک خواب

۲۱ اگست ۱۹۰۶ء کو حضور مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور خواب دیکھا جو بدر مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کالم اول پر درج ہے۔

فرمایا

شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد مکینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے۔ اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں۔ کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پروانہ بھی کہ رہے ہیں۔ جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد رہے۔ اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

واذا بطشتم بطشتم جبارين

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔ الہام ہوا۔

نصرت بالرعب وقالوا لات حين مناص رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔"

درخواست دُعا بندہ ابھی بدستور مشکلات اور مصائب میں مبتلاء ہے نیز دینی و دنیاوی ترقیات سے محروم اور ہر قسم کی خوشی سے بے نصیب۔ اس لئے اپنے مہربان و ہمدرد احمدی بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ عرض ہے۔ کہ آپ خاکسار کے حال پر رحم فرما کر دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار محمد سلطان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ☆ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۳۵ء ☆ نمبر ۱۲

بلوچستان میں خدا کی قہری تجلی

(۳)

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے!

گذشتہ نمبر میں اُن زلزلوں کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حسب وعدہ الٰہی مختلف ممالک میں آتے رہے مختصراً ذکر کر چکا ہوں۔ آج میں اُن قیامت نما زلزلوں کا حال لکھتا ہوں جو بموجب ارشاد خداوندی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کی پیشگوئیوں کے ماتحت آپ کی وفات کے بعد ہمارے ملک ہندوستان کے بعض حصوں میں تباہ کن واقع ہوئے۔ وباللہ التوفیق۔

پانچ زلزلے

۱۴ رمارچ ۱۹۰۶ء کو خدا تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ الہام اطلاع دی کہ

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار"

(دیکھو پیسہ اخبار مورخہ ۳۱ رمارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۸)

یہ پیشگوئی اُن زلزلوں کے متعلق ہے جو ہمارے اس ملک کے لئے مقدر ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غالباً بماہ اگست ۱۹۰۶ء حقیقۃ الوحی میں فرمایا کہ

"پھر میں نے ایک اور پیشگوئی کی تھی۔ کہ کچھ مدت تک زلزلے متواتر آتے رہیں گے۔ ان میں سے چار زلزلے بڑے ہونگے۔ اور **پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔** چنانچہ زلزلے اب تک آتے ہیں۔ اور ایسے دو مہینے کم گذرتے ہیں۔ جن میں کوئی زلزلہ نہیں آجاتا۔ اور یقیناً یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعد اس کے سخت زلزلے آنے والے ہیں **خاصکر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔** اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ کہ یہ سب بیری سچائی کے لئے نشان ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۱ طبع سوم نشان ۵۱)

پھر اسی حقیقۃ الوحی میں ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء کو نشان نمبر ۱۶۸ پر یہ تحریر فرمایا کہ

"میرے پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا۔ کہ سخت بارشیں ہونگی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی۔ اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے..... چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہوگئے۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہوگئی مگر دوسرا حصہ اس کا یعنے سخت زلزلے ابھی ان کی انتظار ہے۔ سو منتظر رہنا چاہیئے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴)

اس کے بعد ۱۹ رمارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت صاحب کو ان زلزلوں کے متعلق جو الہام ہوا۔ اور وہ تمام اخبارات سلسلہ میں اس طرح شائع کیا گیا۔ کہ

"اردت زمان الزلۃ۔ یعنی میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔"

اس الہام کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

"اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے۔ یہ ان میں سے ایک ہے جو جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔"

(ریویو اردو بابت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ ٹائٹل)

پھر ۲۴ رمارچ ۱۹۰۷ء کو زلزلہ کے متعلق ہی الہام ہوا جو تمام اخبارات سلسلہ میں شائع ہو گیا کہ

"لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔"

(تشحیذ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ ٹائٹل)

پھر ۱۲ رمئی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا کہ

"ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔" (تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء ٹائٹل صفحہ ۲)

غرض ۱۴ رمارچ ۱۹۰۶ء کو پانچ زلزلوں کا الہام ہوا۔ اور اس کے بعد ۱۹۰۷ء تک متواتر زلزلوں کے متعلق الہام ہوتے رہے۔

جب اُن تمام زلزلوں کی جو ۴ راپریل ۱۹۰۵ء اور ۲۸ رفروری ۱۹۰۶ء کو ہمارے ملک میں۔ اور پھر ۱۹۰۶ء میں غیر ممالک سان فرانسسکو اٹلی چین۔ یورپ۔ امریکہ وغیرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے۔ دشمنان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ اور مکذبین آیات اللہ نے تکذیب کی اور خدا کے بھیجے ہوئے عذاب کی تردید پر زور لگایا۔ تو غیرت الٰہی نے ان کی شوخی و بیباکی کو دیکھ کر ان کے ملک ہندوستان کے لئے پانچ سخت اور قیامت خیز زلزلوں کی اطلاع دی تاکہ وہ اپنی ساری طاقت اور علم اور ضلالت سے خدا کی قہری تجلّی کی تردید اور اس کے فرستادہ کی تکذیب کرتے جائیں۔ اور خدا کے غضب کو بھڑکا کر اس کے عذاب کو قریب تر لاتے جائیں۔ ایک کی تکذیب کریں گے تو دوسرا اس سے سخت آئیگا۔ دوسرے کی تردید کرینگے۔ تو تیسرا سخت تر ہوگا۔ تیسرے کی تکذیب کریں گے۔ تو چوتھا سخت ترین ہوگا۔ اور جب چاروں دفعہ چاروں چمکاروں کی تکذیب کرلیں گے تو پانچویں چمک ایسی ہوگی۔ کہ ان کا خاتمہ ہی کردیگی۔ اور پانچواں حملہ آخری اور فیصلہ کن ہوگا۔ جس کے آگے سب ہتھیار ڈال دینگے۔ اور اس سے وہی نجات پائیں گے۔ اور وہی بچائے جائیں گے۔ جو خدا کے زور آور حملوں سے ڈر کر اس کے فرستادہ مسیح الخلق جری اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو صدق دل سے مان لیں گے۔ اور ان پانچ زلزلوں کے متعلق ضروری نہیں کہ یہ موعودہ پانچ زلزلے آپ کی زندگی میں آئیں۔ جیساکہ مارچ ۱۹۰۶ء میں ہی خدا تعالےٰ نے فرمادیا تھا۔ کہ

"وہ تمام عذاب جو مخالفین منکرین ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ خدا یا تو ان میں سے کچھ تجھے دکھائیگا یا تجھے وفات دیگا۔ اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کریگا"

(بدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۱ جلد ۲)

پھر دوبارہ مئی ۱۹۰۷ء میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کیا کہ

"امّا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک یعنے یا تو ہم بعض اپنی پیشگوئیاں جو وعید (عذاب) کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلادیں گے اور یا تجھکو وفات دیدیں گے۔ اور زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ساریکم ایاتی فلا تستعجلون۔ میں تم کو اپنے نشانات دکھلاؤں گا پس جلدی مت کرو"

(تشحیذ مئی ۱۹۰۷ء ٹائٹل ص ۳)

موعودہ زلزلے کہاں اور کب آئینگے

اِن پانچ موعودہ زلزلوں کے متعلق کہ یہ کہاں اور کس وقت آئیں گے۔ نہایت واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتلا دیا تھا کہ

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک (ہندوستان ناقل) کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"

نیز فرمایا کہ اے میرے ہم وطنو!

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان (موعودہ ناقل) زلزلوں سے امن میں رہو گے..... ہرگز نہیں! یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک (ہندوستان ناقل) اِن سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُنسے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے..... میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

پھر ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ رویاء (خواب میں) وہ سمت بھی بتلادی جس طرف موعودہ زلزلوں میں سے پہلا زلزلہ آنے والا تھا۔ جیساکہ لکھا ہے۔

"۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء رویا میں دیکھا کہ بشیر احمدؐ (حضرت صاحب کے منجھلے صاحبزادے ناقل) کھڑا ہے وہ ہاتھ سے شمالی مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا"

(ریویو اردو مئی ۱۹۰۷ء ٹائٹل ص ۲)

اِن حوالوں سے معلوم ہوگیا۔ کہ یہ پانچ زلزلے اس ملک ہندوستان میں آئیں گے۔ اور ان میں سے پہلا زلزلہ شمال مشرق کی طرف آئیگا۔

پہلے زلزلہ کے آنے کا وقت

گذشتہ تمام زلزلوں کے بعد جو ہندوستان وغیر ممالک میں حسب پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آتے رہے جو پانچ زبردست زلزلے اس ہمارے ملک کے لئے مقدر تھے۔ ان میں سے ایک زلزلہ جو شمال مشرق میں آنے والا تھا۔ پہلے اس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے جو دی وہ یہ تھی کہ

"وہ زلزلہ تیری ہی زندگی میں آئیگا.....

اور وہ زلزلہ پہلے زلزلہ سے (جو ہندوستان میں ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ وغیرہ کی طرف آیا تھا۔ ناقل) بڑھ کر ہوگا۔ اور اس میں قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے"

(ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۹۳)

پھر آگے چل کر زلزلہ کے آنے کا وقت اس طرح بیان کیا کہ

"یہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس وقت آؤں گا۔ کہ جب دِل سخت ہو جائیں گے۔ اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کرلیں گے۔ اور کہ میں مخفی طور پر آؤں گا۔ اور میں ایسے وقت میں آؤں گا۔ کہ کسی کو بھی اِطلاع نہیں ہوگی۔ یعنے لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے کہ یکدفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے لوگ تسلّی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا۔ تب یکدفعہ یہ آفت انکے سروں پر ٹوٹے گی۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ

وہ بہار کے دن ہوں گے"

(ضمیمہ براہین پنجم صـ۹۳)

پھر اس زلزلہ کے وقت کی تعیین کے لئے صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا۔ کہ وہ زلزلہ ایسے وقت میں آئے گا۔ جبکہ لوگ اطمینان اور سرگرمی سے اپنے دنیا دے کاروبار میں لگے ہوئے ہونگے۔ بلکہ اس کو اور بھی واضح کر دیا۔ کہ وہ زلزلہ رات کو سوتے وقت یا طلوع آفتاب سے پہلے صبح کے وقت نہیں آئے گا۔ بلکہ فرمایا کہ

"آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا۔ اور خزاں کی شام میں غروب کریگا۔ تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا"

(ضمیمہ براہین پنجم صـ۹۳)

یہ جملہ نہایت قابل غور ہے یہ محض تخیّل یا انشا پردازی کے طور پر نہیں۔ اس میں بڑی عمدگی سے زلزلہ کے وقت کو ظاہر کر دیا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے اس کے چار معنے ہو سکتے ہیں۔

پہلے معنے } آفتاب ابتداء موسم بہار میں طلوع ہوگا۔ اور موسم خزاں کی شام یعنے جب موسم خزاں ختم ہونے کو ہوگا۔ تب غروب ہوگا۔ یعنے بعض مخالفین سلسلہ کے خیال کے بموجب فروری کے آخر یا مارچ کے شروع سے اور ہمارے عقیدہ کے رو سے جنوری سے جو موسم بہار شروع ہوتا ہے۔ یہ بہار کا ابتداء ہے۔ ان مہینوں میں بہار کی صبح سمجھی جائے گی۔ جس میں آفتاب کا طلوع ہونا لکھا ہے اور دسمبر کے نصف تک موسم خزاں کا آخر ہوتا ہے یہ مہینہ خزاں کی شام کا ہمارے خیال میں ہے اور مخالفین سلسلہ کے خیال سے خزاں کی شام فروری میں ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے احمدی نقطہ سے نصف دسمبر اور مخالفین کے نقطۂ نظر سے ماہ فروری میں موسم خزاں کی شام ہوگی۔ جس میں وہ آفتاب جو بہار کی صبح میں طلوع ہؤا تھا۔ دس گیارہ مہینے بعد غروب ہوگا۔ گویا دس گیارہ مہینے آفتاب نکلا رہے گا۔ اور اس عرصہ میں رات کا نام و نشان نہ ہوگا۔ یہ تو ایسے مہمل معنے ہیں۔ کہ ان کا اس پیشگوئی سے کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ پیشگوئی میں تو یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ یہ قیامت خیز زلزلہ موسم بہار میں آئے گا۔ اور وہ اس جملہ سے پہلے فقرہ میں یہ لکھ کر کہ "خدا فرماتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہونگے" ظاہر کر دیا ہے۔ اس سے آگے کا جملہ کہ "آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا۔ اور خزاں کی شام میں غروب کرے گا" کس غرض سے لکھا گیا ہے؟ یہ امر نہایت غور کا محتاج ہے۔

دوسرے معنے } اس کے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ اس سارے جملہ میں جو دو دفعہ لفظ بہار ہے۔ پہلا تو صاف موسم بہار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ "وہ بہار کے دن ہونگے" لیکن دوسرا لفظ "بہار" موسم کے متعلق نہیں بلکہ زلزلہ کے آنے کا وقت معیّن کرتا ہے۔ کہ موعودہ زلزلہ نہ رات کے وقت آئے گا۔ نہ قبل از طلوع آفتاب صبح کے وقت بلکہ طلوع آفتاب سے بعد دن کے کسی وقت آئیگا۔ اور وہ آفتاب جو بہار کی صبح میں طلوع ہؤا تھا۔ اس کے غروب ہونے سے پہلے زلزلہ زدہ علاقہ پر خزاں کی حالت طاری ہو چکی ہوگی۔ تب وہ غروب ہوگا۔ گویا ان کی بہار کی جو صبح تھی۔ وہ غروب آفتاب سے پہلے خزاں کی شام بن چکی ہوگی نہ کہ بہار کی شام یا خزاں کی صبح "تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا"

تیسرے معنے اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جنوری سے علاقہ بنگال و بہار میں جو موسم بہار شروع ہوتا ہے۔ وہ بہار کی صبح ہوتی ہے۔ اس ماہ جنوری میں موسم بہار کی پہلی صبح کا جب آفتاب طلوع کرے گا۔ تو اُس دن غروب آفتاب سے پہلے زلزلہ نے اُس صبح بہار کو ختم کر کے صبح خزاں سے مبدل کر دیا ہوگا۔ اور غروب آفتاب کے وقت وہ صبح خزاں بھی ختم ہو کر خزاں کی شام بن گئی ہوگی۔ "تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا" جیسا کہ علاقہ بنگال و بہار میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو زلزلے نے آکر بہار کو مبدل بہ خزاں و شام خزاں کر دیا۔

چوتھے معنے اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ بہار کی صبح سے مراد علاقہ بہار کے لوگوں کی خوشحالی اور خزاں کی شام سے مراد علاقہ بہار کے لوگوں کی بدحالی ہو۔ اس لحاظ سے اس جملہ کے یہ معنے ہونگے کہ علاقہ بہار کے لوگوں پر آفتاب ایسی حالت میں طلوع کریگا جبکہ لوگ خوش و خرم اپنے کاروبار میں مصروف ہونگے لیکن جب آفتاب غروب ہوگا۔ تو زلزلہ سے اُن پر خزاں کی حالت طاری ہو چکی ہوگی۔

پس میرے نزدیک اس جملہ کے جو چار معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اُن میں سے پہلے معنے تو بالکل مہمل اور غیر متعلق ہیں۔ جن کا پیشگوئی سے کچھ واسطہ نہیں معلوم ہوتا۔ البتہ باقی معنے صحیح ہیں اور پیشگوئی کے عین مطابق ہیں۔ جو زلزلہ بہار پر پورے طور پر صادق آتے ہیں۔ کہ دوسرے لفظ "بہار" سے زلزلہ کے وقت کا تعین کرنا مقصود ہے نہ کہ موسم بہار کا مکرر تکرار جبکہ پہلے صاف بتا دیا گیا ہے کہ "وہ بہار کے دن ہونگے" والعلم عند اللہ ہمارے مخالف اگر اس پر کچھ اعتراض کریں گے۔ یا اس کی تردید میں کچھ لکھیں گے۔ تو ہم انشاء اللہ اس پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کر کے جو سمجھ میں آئیگا اس وقت عرض کر دیں گے۔ اب آگے سنیئے :-

پانچ موعودہ زلزلوں میں سے پہلا زلزلہ

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو جو زلزلہ رات کے وقت آیا تھا۔ اس کے متعلق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک اشتہار "زلزلہ کی پیشگوئی" کے عنوان سے جب حضرت مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے شائع فرمایا۔ تو اس میں لکھا کہ ؎

"یہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں سمجھو کہ یہ اک زجر سمجھانے کو ہے"

نیز فرمایا کہ

"آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے۔ اور یہ زلزلہ اُس کا پیش خیمہ ہے..... ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی (جس کی پہلے ۱۹۰۵ء میں اللہ آج پھر اطلاع دی گئی ہے وہ آنے کو ہے۔ ناقل) موسم بہار میں آوے"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء سے یکم مارچ ۱۹۰۶ء تک خدا کی طرف سے ہمارے ملک کے لئے ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء اور ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء والے زلزلوں کے علاوہ ایک ایسے زلزلے کے آنے کی خبر دی گئی تھی جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور موسم بہار میں ہی آئے گا۔ اور ابھی تک پانچ مخصوص زلزلوں کے متعلق کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ وہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا اور اس قیامت خیز زلزلہ کے متعلق حضورؑ نے جولائی ۱۹۰۵ء میں فرمایا تھا۔ کہ

"بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ پیشگوئی (جو آیندہ زلزلہ قیامت نما کی نسبت کی گئی ہے۔ ناقل) میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۹۷)

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۸ر مارچ ۱۹۰۶ء کے بعد جبکہ آپ کو اس قیامت خیز زلزلہ کے تاخیر میں ڈالے جانے کی بشارت مل چکی تھی۔ کبھی نہیں فرمایا کہ یہ زلزلہ موعودہ (جس کی پیشگوئی ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ اور پھر ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء والے زلزلہ کے بعد کی گئی ہے) میری زندگی میں آئے گا۔ کیونکہ ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء کو آپ کی دعا متعلق زلزلہ موعودہ کو خدا نے الہاماً آپ پر اس طرح نازل فرمایا کہ

"رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ رب لا ترنی موت احد منہم۔ یعنے اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا"

پھر اس کے بعد ۲۷ر مارچ ۱۹۰۶ء کو فرمایا۔

"آج زلزلہ (موعودہ) کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی۔ کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آ گئی (بذریعہ کشف۔ ناقل) اور پھر الہام ہوا۔

ربّ اخّر وقت ھٰذا

یعنے اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے۔ اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ر مارچ ۱۹۰۶ء)

حوالہ جات بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے وہ نمونہ قیامت موعودہ زلزلہ کشف میں ہو بہو دکھایا ہے۔ جو آنے والا تھا۔ اور اس میں ایک احمدی کی موت بھی دکھائی گئی ہے جس کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے عرض کی۔ کہ نہ مجھے زلزلہ دکھا اور نہ مجھے احمدیوں میں سے زلزلہ سے ایک کی بھی موت دکھا۔ اور اے میرے رب اس زلزلہ کو جو تو نے میری نظر کے سامنے دکھایا ہے۔ اس میں تاخیر ڈال دے۔ چنانچہ حضورؑ کی یہ دعا قبول ہوگئی۔ اور ۲۸ر مارچ ۱۹۰۶ء کو خدا تعالےٰ نے دعاء کو قبول فرما کر بشارت دی کہ

"اخّر اللہ الی وقت مسمّٰی یعنے اللہ تعالےٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقررہ تک۔ فرمایا چھوٹے چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے"

(بدر مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

پس اس تاخیر زلزلہ کی بشارت کے بعد تا حیات خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ یہ موعودہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا۔ لہذا جولائی ۱۹۰۵ء کو ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۹۷ میں جو اس زلزلہ کا مسیح موعودؑ کی زندگی میں آنا خدا نے بتایا تھا۔ وہ ۲۸ر مارچ ۱۹۰۶ء کو اخرہ اللہ الی اجلٍ مسمّٰی سے حضور کی زندگی میں ان کا لانا منسوخ کر دیا۔ اس لئے لازماً وہ زلزلہ حضورؑ کی وفات کے بعد آنا چاہیئے تھا۔ جو اپنے وقت مقررہ اجلٍ مسمّٰی کے مطابق ۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کو عین پیشگوئی کے ماتحت ہندوستان کے شمال مشرق کی طرف شروع موسم بہار میں ایسے وقت جبکہ آفتاب بہار طلوع ہو چکا تھا۔ اور لوگ اطمینان سے اپنے دنیاوی کاروبار میں منہمک شاد و خرم مشغول تھے۔ اچانک ڈھائی بجے دن کے بغتۃً آگیا۔ اور وہ بہار کی صبح غروب آفتاب تک خزاں کی شام بن گئی۔ جس کا مختصراً ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔

سرزمین بہار پر قہر الٰہی کا نزول

۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کو اس علاقہ میں جہاں جنوری سے موسم بہار شروع ہوتا ہے۔ وہ موعودہ زلزلہ جو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ سے بعد آنے والا تھا۔ دن کے وقت دو ڈھائی بجے دفعتہً صوبہ بہار و بنگال میں واقع ہو گیا۔ جس نے غروب آفتاب تک ہزارہا جانوں اور مکانوں کو خاک میں ملا کر صوبہ بہار کی بہار کو خزاں کی شام بنا دیا۔ شہر مونگھیر دربھنگہ مظفر پور وغیرہ بیسیوں مقامات کے ہزارہا مکان و مکین پیوست زمین ہو گئے۔ اور چند سیکنڈ کے زلزلہ نے کروڑوں کی جائدادیں اور ہزاروں کی جانیں لے کر لاکھوں کو زخمی اور بے خانماں کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مامور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ کی صداقت پر گواہی دیدے۔ کہ

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے" (حقیقۃ الوحی) ؎

"وہ تباہی آئے گی شہروں پر اور دیہات پر جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زمینہا ایک ہی گردش میں گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار"

(درثمین اردو)

زلزلہ بہار پر ثناء اللہ کی مذبوحی حرکات

اب میں مختصراً مکذبین آیات اللہ کی یادگار مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ان مذبوحی حرکات اور تکذیب نشانات کا ذکر بھی سنا دیتا ہوں۔ کہ مکذب مذکور نے اس پُر ہیبت نشان زلزلہ کی تردید میں کس طرح عاجز ہو کر ہاتھ پاؤں مارے ہیں

ثنائی اقرار پہلے تو یہ اقرار خدا نے امرتسری مکذب سے کرا دیا۔ کہ اُس نے زلزلہ بہار کو قیامت کا نمونہ مان لیا۔ اور یہ بھی تسلیم کر لیا۔ کہ واقعی مرزا صاحبؑ نے قیامت خیز زلزلہ آنے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"ہم کمال دیانتداری سے مانتے ہیں (یہ دیانتداری سے ماننا نہیں بلکہ مجبوری سے ماننا ہے کیونکہ پیشگوئی زلزلہ کا انکار ثنائی طاقت سے باہر تھا۔ ناقل) کہ واقعی مرزا صاحب نے قیامت خیز زلزلہ آنے کی خبر دی تھی" (اہلحدیث ۹ر فروری ۱۹۳۴ء صفحہ ۲ کالم ۲)

پھر یہ بھی تصدیق کرتا ہے کہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ کانگڑہ میں آیا تھا۔

"واقعی ۱۹۰۵ء کے بعد نمونہ قیامت زلزلہ ۱۵ر جنوری کو آیا"

"۱۵ر جنوری والا (زلزلہ بہار) بالاتفاق نمونہ قیامت ہے"

یہ بھی اس کو مسلّم ہے کہ زلزلہ بہار کے ساتھ تباہی بھی آئی۔ اور سیلاب بھی آیا۔ اور یہ زلزلہ ہندوستان کے شمال مشرق میں آیا۔ (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۳۴ء)

ثنائی انکار اس سارے اقرار کے باوجود جناب فضیلتمآب امرتسری علامہ کو پھر انکار ہے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی زلزلہ موعودہ صحیح نکلی اور اس کے مطابق یہ زلزلہ آیا۔ کس طرح پیشگوئی غلط نکلی؟ اس کے لئے جو وجوہات بقول خود پُرانے جرنیل امرتسری نے بیان کی ہیں۔ وہ واقعی اور لاریب مذبوحی حرکات یا "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی صحیح مصداق ہیں۔ اور وہ امرتسری مکذب کے علم و عقل نے تین ظاہر کی ہیں۔ جو اس کے الفاظ میں یہ ہیں۔

"مرزا صاحب نے لکھا ہوا ہے۔ کہ زلزلہ عظیمہ میری زندگی میں آئے گا۔ نیز موسم بہار میں آئے گا۔ نیز صبح کے وقت آئے گا۔ یہ تین شرطیں ہم نے مرزائی کتب کے حوالہ سے ثابت کر دی ہیں۔ اور نتیجہ نکالا تھا۔ کہ زلزلہ عظیمہ بہار چونکہ نہ موسم بہار میں آیا نہ صبح کے وقت آیا نہ مرزا صاحب کی زندگی میں آیا۔ لہذا مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط اور نبوت باطل" (اہلحدیث ۲ر مارچ ۳۴ء صفحہ ۲)

یہ ہے ناظرین علامہ ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مکذب کی ساری فضیلت کا نچوڑ۔ جس کی بناء پر وہ زلزلہ بہار کی پیشگوئی کے انکار پر اصرار کرتے کرتے دون کی لیتے ہیں۔ کہ

"احمدی ممبرو! یاد رکھو مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر جتنا زیادہ بولو گے اتنے ہی زیادہ ٹانکے کھلواؤ گے۔ خاموشی اختیار کرو۔ تو بہتر ہے" (اہلحدیث ۲ر مارچ صفحہ ۵)

؎ خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچھڑی گنجی!
حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

اس تعلّی بے محل اور تبختر و تکبّر نے امرتسری عدو مبین کو خدا تعالےٰ کے نشانات کا مکذب بنا کر جہنم کے لئے ایندھن تیار کر دیا۔ بلکہ اس کی علمی پردہ دری بھی بُری طرح کرا دی۔ اس کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

مکذب کی پہلی وجہ تکذیب پیشگوئی کی یہ ہے۔ کہ زلزلہ بہار مرزا صاحب کی زندگی میں نہیں آیا۔ اس لئے پیشگوئی غلط ہو گئی۔ اور زندگی میں آنے کی دلیل جو بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے "وہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا" اور لکھا ہے۔ کہ "میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں"

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۹۲ و ۹۳)

اس کا جواب میں اسی مضمون میں اوپر حسب ضرورت ایسا لکھ چکا ہوں۔ کہ امرتسری اس کی تردید کی طاقت نہیں رکھتا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جولائی ۱۹۰۵ء میں تو یہ فرمایا تھا۔ کہ وہ زلزلہ عظیمہ میری زندگی میں آئے گا۔ لیکن ۲۸ر مارچ ۱۹۰۶ء کو چونکہ اس زلزلہ کے تاخیر میں پڑ جانے کی بشارت ہو چکی تھی۔ اس لئے زندگی میں اس کا آنا منسوخ ہو گیا۔

امرتسری مکذب اس کا یہ جواب دیتا ہے۔ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈالدی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ضرور ہے۔ کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔

(ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۹۷)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے جواب دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ باوجود تاخیر کے بھی زلزلہ میری زندگی ہی میں آئے گا"
(الحدیث ۲ مارچ ۱۹۳۴ء صـ۵)

مکذب کی اس نافہمی اور غلط بیانی کی وجہ اس کی بے علمی ہے۔ وہ یہ جانتا ہی نہیں۔ کہ اس تاخیر سولہ سالہ کا ذکر بھی حضور نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جولائی ۱۹۰۵ء میں ہی لکھا تھا۔ جبکہ ابھی خدا کی طرف سے وہ بشارت جو ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء کی تاخیر زلزلہ کے متعلق ہے نہ ملی تھی۔ جس سے زلزلہ کا زندگی میں آنا ہی منسوخ ہو چکا تھا۔ امرتسری ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء کے بعد کا کوئی حوالہ پیش کرے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہو کہ وہ زلزلہ عظیمہ جس کی پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء اور ۲۹ فروری ۱۹۰۶ء والے زلزلہ سے بعد کے لئے ہے۔ میری زندگی میں آئے گا۔ ورنہ براہین صـ۹۷ کا حوالہ تو جس میں اپنے خیال و قیاس سے حضرت مسیح موعود زلزلہ کی تاخیر اور تاخیر کی میعاد فرما رہے ہیں۔ نہ کہ خدا کے الہام سے امرتسری مکذب کی علمی پردہ دری کرتا ہے۔ پس اجتہادی تاخیر کو الہامی تاخیر اخرہ اللہ الی وقت مسمّٰی نے منسوخ کر دیا۔ تو پھر زندگی کا سوال کیوں؟

دوسری وجہ زلزلہ بہار کی تکذیب میں امرتسری مکذب نے یہ پیش کی تھی۔ کہ یہ زلزلہ موسم بہار میں نہیں آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ کہ "زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہونگے"
(ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۹۷)

یہ دلیل انکار بھی کم فہمی اور نادانی و بے علمی سے پیش کی ہے۔ کہ یہ زلزلہ موسم بہار میں نہیں آیا۔ اس کے متعلق بھی میں اوپر مناسب موقعہ کافی بحث کر چکا ہوں۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ زلزلہ بہار اس وقت آیا ہے۔ جبکہ حسب پیشگوئی آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوا تھا۔ اور جنوری سے علاقہ بہار میں موسم بہار کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر امرتسری مکذب کو اس کا علم نہ ہو۔ تو یہ قصور اس کا ہے۔ اس کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موسم بہار کی جو تشریح اور توضیح ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے حوالہ زیر بحث کے لکھے جانے کے بعد دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ الوصیت میں فرمائی تھی۔ اور امرتسری مکذب نے جو احمدیہ لٹریچر کو زیادہ جاننے کا ادعا کرنیوالا ہے فروری ۱۹۰۳ء سے پہلے اس پر کبھی چون و چرا نہ کی تھی۔ پھر اس تشریح کے ہوتے ہوئے آج مکذب کا یہ حق نہیں کہ وہ موسم بہار کا شروع۔ مارچ کے مہینے سے بتائے جبکہ حضرت مسیح موعود نے صاف اور کھلے لفظوں میں فرمایا تھا۔

"چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اسلئے اسی مہینے (جنوری) سے ہی خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۱۷)

پس ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے دن بہار کا زلزلہ عین موسم بہار میں آیا۔ جس سے کوئی انکار ذی شعور نہیں کر سکتا۔ الا من سفیہ نفسہ۔

امرتسری کی تسلیم تعجب ہے، کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۹ فروری ۱۹۳۴ء کے پرچہ اہلحدیث صـ۴ کالم ۲ میں تو وقت بہار کیلئے مارچ کا مہینہ مخصوص کیا تھا۔ اور جنوری فروری اپریل مئی کے مہینوں کے موسم بہار سے اخراج پر کوئی دلیل نہیں دی تھی۔ مگر خدا کی شان کہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کے اہلحدیث میں کچھ نیچے کھسک کر فروری کو موسم بہار میں شامل کر لیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "۱۵ جنوری کو (علاقہ بہار میں۔ ناقل) موسم بہار نہیں ہوتا بلکہ بعد ختم جنوری ہوتا ہے" (صـ۵ ک۳) امید ہے کہ اب سمجھانے پر امرتسری مکذب ضرور آدھ نیچے آکر فروری کو چھوڑ کر جنوری کو ہی ماننے لگے گا۔ بشرطیکہ حواس قائم رکھے۔ پس حسب پیشگوئی حضرت اقدس علیہ السلام یقیناً بہار کا زلزلہ موسم بہار میں ہی آیا۔

تیسری وجہ اس قہری نشان کی تکذیب میں امرتسری مکذب نے یہ لکھی ہے کہ بہار کا زلزلہ صبح کیوقت نہیں آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ کہ "بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا اس کے قریب" (براہین پنجم صـ۹۷) لیکن بہار کا زلزلہ چونکہ صبح کیوقت نہیں آیا "بلکہ دن کے دو تین بجے کے درمیان آیا" لہذا پیشگوئی باطل۔ اس غیر موجہ دلیل کی بھی کما حقہ تردید میں اوپر کر آیا ہوں۔ کہ زلزلہ بہار نے صبح کیوقت نہیں آنا تھا۔ بلکہ آفتاب کے طلوع کے بعد غروب تک دن میں ایسے وقت میں آنا تھا جبکہ تمام لوگ اپنے دنیاوی کاروبار میں اطمینان سے مشغول ہونگے۔ کہ یکایک یہ آفت ان پر نازل ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ "یہ لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہونگے۔ کہ یکدفعہ وہ آفت نازل ہو جائیگی"
(براہین صـ۹۳) بھلا کون نہیں جانتا کہ رات کو یا قبل از طلوع آفتاب صبح کو کہاں لوگ سرگرمی اور اطمینان سے کاروبار میں مشغول ہوا کرتے ہیں۔ رات اور صبح کو تو خصوصاً موسم بہار میں بے فکر ہو کر آرام سے سوئے پڑے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کوئٹہ میں ہوا پس زلزلہ بہار نے دن میں آنا تھا نہ کہ صبح کو قبل از طلوع آفتاب۔

امرتسری کی تصدیق امرتسری مکذب نے اس کی بھی تردید نہیں کی۔ کہ یہ زلزلہ بموجب خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوستان کے شمال مشرق میں نہیں آیا۔ بلکہ دبی زبان سے تصدیق کی ہے کہ بیشک شمال مشرق میں آیا۔ جس کو وہ لکھتا ہے کہ شمال مشرق میں زلزلہ کا آنا "ہمارے مخالف نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کے مخالف ہے جو کہتے ہیں "بار بار وحی الٰہی نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ پیشگوئی (زلزلہ) میرے ہی ملک میں آئے گی (براہین پنجم صـ۹۷)

کون نہیں جانتا۔ کہ مرزا صاحب کا ملک پنجاب ہے۔ صوبہ بہار نہیں" (الحدیث ۱۶ مارچ) کیا پُر لطف اور معقول استدلال ہے کہ "میرے ملک" سے مراد ملک پنجاب ہے نہ کہ صوبہ بہار۔ یہ فاضل بے بدل امرتسری علامہ کی فضیلت کا ایک نادر اور لطیف نمونہ ہے۔ کہ ملک ہندوستان جس میں پنجاب۔ بنگال۔ بہار۔ مدراس۔ بمبئی۔ بلوچستان سندھ یوپی وغیرہ تمام صوبہ جات شامل ہیں۔ ہر ایک صوبہ ایک الگ الگ ملک ہے۔ ایک ملک پنجاب ہے ایک ملک بمبئی ہے۔ ایک ملک مدراس ہے۔ ایک ملک بلوچستان ہے۔ ایک ملک سندھ ہے ایک ملک یوپی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط ط

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔

انشاء اللہ اگلے نمبر میں زلزلہ کوئٹہ کے متعلق کچھ عرض کروں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

دست بہ کار دل بہ یار

یعنی

ہتھ کار وَل دِل یار وَل

میرے پیارے دوست مُبائعین تو کہتے رہتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیل کے فرمان:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال میں مجھے حَکَم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اُس میں تم نخوت خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اِس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"۔ (حاشیہ صـ۳۴ اربعین ۳)

سے عمداً انحراف کر لیا ہے۔ لیکن بخدا میرا دل ہرگز نہیں مانتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہو۔ کیونکہ اگر انہوں نے واقعی دل سے یہی ایسا ہی کر دیا ہو تو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں سے کہلانے کا استحقاق اُنہیں نہیں رہ سکتا۔ جو انہیں غالباً کسی حال میں ہرگز منظور یا پسند نہ ہوگا۔ میرا دِل کہتا ہے کہ اُن کے آرگن پیغام صلح نے جو یہ کہا ہے کہ

"ولادت مسیح کے مسئلہ پر جہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے آپ کا یہ عقیدہ ضرور تھا۔ کہ مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ لیکن قرآن کریم کی کسی آیت سے آپ نے اس کو ثابت نہیں کیا اور نہ ہی اس بارہ میں کوئی ایسا فیصلہ دیا کہ جسے حقیقتاً فیصلہ کہا جا سکے۔ کیونکہ یہ مسئلہ آپ کی راہ میں نہ تھا۔ آپ مامور من اللہ تھے۔ حَکَم عَدل۔ لیکن ان معنوں میں کہ آپ کی ہر بات اسی طرح واجب التسلیم ہو۔ جیسے کہ قرآن کریم کا حکم یا نبی کریمؐ کے ارشادات۔ آپ کی حیثیت ایک اولی الامر کی تھی..... آپ کے بعد فہم قرآن بند نہیں ہو گیا۔ اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ اور جس بات میں آپ مامور نہیں تھے اس میں آپ کے خیال سے اگر کوئی شخص اختلاف کرتا ہے تو یہ ناجائز نہیں۔ حَکَم عدل کے یہ معنی نہیں کہ ہر بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حَکَم عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر تو امن ہی اُٹھ جاتا ہے۔

(پیغام صلح ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۱۸ء)

اس سے بھی حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کم از کم دِل سے ضرور انکار ہوگا۔ کیونکہ پہلے جلی الفاظ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان حسب ذیل موجود ہیں۔

(۱) "وھذا امر نکتبہ من شھادۃ القراٰن والانجیل فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح"۔ (مواہب الرحمٰن صـ۷)

(ترجمہ) ہم قرآن اور انجیل کی شہادت کے مطابق لکھتے ہیں۔ پس تم کامیابی اور صداقت کا راستہ مت ترک کرو)

(۲) "قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ ہے۔ اور اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے

"کمثل آدم"

جو فرمایا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس میں ایک اعجوبہ قدرت ہے جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا"۔ (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صـ۳)

یعنے ولادت مسیح بن باپ کو آپ نے قرآن کریم کے دلائل سے ثابت فرمایا ہے۔ اور اپنا عقیدہ بھی اسی کے مطابق بیان فرمایا ہے۔ یہ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب نے اپنے پہلے اصول:- کہ

"اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ظاہر ہوئی تھی کہ جس میں باپ کا دخل نہ ہوا۔ اور اس لئے اس کو کلمہ کہا گیا کیونکہ وہ معمولی طرز پہ باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا۔ اور وہ اس معمولی طریق پر حاملہ نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کے کلمہ کُن سے حاملہ ہوئی اس لئے کلمہ کہا"۔

(ریویو جلد ۷ نمبر ۱ صـ۱۴)

سے لغزش کھا کر یہ بیان تو فرما دیا کہ

(۱) "اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا"۔ (حقیقۃ المسیح صـ۸)

(۲) "حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں داخل نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے"۔

(بیان القرآن جلد اول صـ۳۳۶/۳۳۷ زیر تفسیر آیت "کمثل آدم"

لیکن میرا دِل کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ظاہر نمائی یعنی "ہتھ کار وَل" والی بات ہے یعنی یہ صرف اغیار کو اپنی و اپنے متبعین کی علیحدگی کی وجہ دکھانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامان ہے۔ ورنہ حضرت مولوی محمد علی صاحب تو دل سے کبھی بھی میرے نزدیک ان عقائد پر قائم نہیں۔ اور میں مانوں بھی کس طرح جبکہ وہ باوجود اختلاف کے بھی صریحاً فرما رہے ہیں کہ

(۱) "مسیح موعودؑ کی تحریروں سے انکار مسیح موعودؑ سے انکار ہے" (النبوۃ فی الاسلام)

(۲) کسی دوسرے کی اطاعت یہ ہے۔ کہ انسان برضا و رغبت جو وہ کہے مانتا چلا جائے۔ اور جو وہ کرے اسی طرح کرتا چلا جائے۔ پس اطاعت صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہی ہو سکتی ہے۔ یا اولو الامر کی۔"

(بیان القرآن حاشیہ صفحہ ۳۶۴ جلد اول)

اس لئے مبائعین دوستوں کو حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جناب قبلہ مولوی محمد علی صاحب کا "دل یار دل" ہے۔ بظاہر "ہتھ کار دل" والا مسئلہ دنیاوی ضروریات پر مبنی ہے۔ جس سے کوئی شخص بھی علیحدگی کے اظہار کرنے کے لئے اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ عاجز کی مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جناب مولوی صاحب و غیر مبائعین حضرات کو صحیح اطاعت کی توفیق عطا فرما کر ان سب بچھڑے ہوئے دوستوں کو جلد مسیح موعودؑ کی جماعت میں ملائے آمین

تاکہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام:۔

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹)

پورا ہو کر بھی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا باہمی اختلاف مٹ جائے۔ اور حضرت مسیح موعود کا ایک اور زبردست چمکتا ہوا نشان عوام پر ظاہر ہو۔ اے خدا تو جلد ایسا ہی کر۔

(عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی سب پوسٹ ماسٹر گپس کشمیر)

زلزلہ بلوچستان اور احمدی وفات یافتگان

علاقہ بلوچستان میں جو ۳۱ مئی کو زلزلہ آیا اس میں بقول بعض اخبارات ۸۰ فیصدی غیر احمدی اموات ہوئی ہیں۔ اور احمدی احباب کی ۱۱ فیصدی اوسط اموات ہے جس کو کذاب اشرار اخبار لکھتے ہیں۔ کہ ۹۰ فیصدی احمدی مر گئے۔ اور ۱۰ فیصدی بچے۔ جس کا ثبوت ان کے لگے اور پچھلے زندے اور مردے بھی ملکر اگر دینا چاہیں۔ نہ دے سکیں گے۔ اس لئے ہم تمام احمدیان بلوچستان کی مکمل فہرست ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ جس سے زندوں اور فوت شدگان کا پتہ لگ جائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی احمدی اس زلزلہ میں فوت ہوئے ہوں تو اس کا بار ثبوت انہیں اشرار الناس کے ذمہ ہے جو ۹۰ فیصدی احمدی اموات بتا کر جھوٹ جیسی نجاست پر منہ مارتے ہیں

فہرست احمدیان بلوچستان معہ فوت شدگان

نمبر شمار	نام سرکردہ ممبر خاندان	کل تعداد ممبران خاندان	فوت شدگان: مرد	عورت	بچے	کل اموات
۱	احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۸	۰	۰	۰	۰
۲	محمد عبداللہ صاحب کلرک آرسنل	۸	۰	۰	۰	۰
۳	شیخ کریم بخش صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	۰	۰	۰	۰
۴	محمد عبداللہ صاحب بوٹ مرچنٹ	۱۰	۰	۰	۰	۰
۵	شیخ فیروز الدین صاحب	۱۰	۰	۰	۰	۰
۶	فتح محمد صاحب	۷	۰	۰	۰	۰
۷	مستری رحیم بخش صاحب	۶	۰	۰	۰	۰
۸	ماسٹر محمد یوسف صاحب	۵	۰	۰	۰	۰
۹	محمد یوسف صاحب تانگہ والا	۵	۰	۰	۰	۰
۱۰	محمد اسمٰعیل صاحب تانگہ والا	۵	۰	۰	۰	۰
۱۱	عبدالستار صاحب	۴	۰	۰	۰	۰
۱۲	مستری کریم بخش صاحب	۴	۰	۰	۰	۰
۱۳	محمد صادق صاحب	۴	۰	۰	۰	۰
۱۴	ملک عبدالمالک صاحب	۳	۰	۰	۰	۰
۱۵	ملک شیر محمد صاحب	۳	۰	۰	۰	۰
۱۶	شیخ فضل حق صاحب	۳	۰	۰	۰	۰
۱۷	شیخ نیاز دین صاحب	۲	۰	۰	۰	۰
۱۸	کفایت خانصاحب موٹر ڈرائیور	۳	۰	۰	۰	۰
۱۹	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ٹیلر	۱	۰	۰	۰	۰
۲۰	نظیر احمد صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۱	ماسٹر کرم دین صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۲	ماسٹر محمد یونس صاحب ٹوپی والے	۱	۰	۰	۰	۰
۲۳	صبیح صادق صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۴	نور افضل صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۵	بہادر خان صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۶	غلام دین صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۷	بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق	۱	۰	۰	۰	۰
۲۸	مظفر احمد صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۲۹	عبدالحمید خانصاحب قلات	۲	۰	۰	۰	۰
۳۰	سراج دین صاحب قلات	۶	۰	۰	۰	۰
۳۱	بابو شاہ محمد صاحب	۵	۰	۰	۰	۰
۳۲	مرزا گلزار حسین صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۳۳	بابو عبدالحق صاحب چمن	۳	۰	۰	۰	۰
۳۴	ماسٹر عبدالکریم صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۳۵	محمد فاضل صاحب	۱	۰	۰	۰	۰
۳۶	مستری غلام محمد صاحب	۱۰	۱	۰	۰	ایک
۳۷	ماسٹر غلام احمد صاحب ٹیلر	۸	۰	۱	۳	چار
۳۸	ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب	۸	۰	۰	۲	دو
۳۹	منشی برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل	۳	۰	۱	۱	دو
۴۰	ماسٹر سراج دین صاحب ٹیلر	۴	۱	۰	۰	یک
۴۱	بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک میونسپلٹی	۸	۱	۰	۲	تین
۴۲	نیک محمد خان صاحب بوٹ میکر	۳	۰	۱	۱	دو
۴۳	ڈاکٹر یوسف شاہ صاحب	۶	۰	۱	۴	پانچ

میزان ۱۷۷ مرد ۳ عورت ۴ بچے ۱۳ کل ۱۲ اموات

زلزلہ زدہ علاقہ میں ۱۱۷۷ افراد احمدی خاندانوں کے تھے جن میں سے ۳ مرد ۴ عورتیں اور ۱۳ بچے فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانند مشن

پیدائش عالم!

(۷)

وششک درشن اور پرواہ سے انادی سلسلہ کا ردّ

سوال۔ نتیہ کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے سوتروں میں نتیہ ہونا کہا ہے۔ اور جب تک نتیہ کا لکشن معلوم نہ ہو۔ تب تک کس طرح معلوم ہو۔ کہ نتیہ ہے یا انتیہ؟

جواب۔ جو چیز موجود ہو۔ لیکن اپنی ہستی کے واسطے کسی دوسرے کارن یعنی علت کی محتاج نہ ہو وہ نتیہ یعنے واجب الوجود ہے۔ یا ست لفظ کے معنی ہیں۔ تین کال میں رہنے والا جو تین کال میں رہنے والا اور کارن کی ضرورت ہی نہ رکھتا ہو۔ وہ نتیہ کہلاتا ہے۔ اس کے مخالف جو کسی کال میں ہو اور کسی میں نہ ہو۔ جو اپنی ہستی کے واسطے علت کا محتاج ہو۔ وہ انتیہ یعنے ممکن الوجود ہے۔ جو چیز پیدائش سے مبرا ہے۔ وہ نتیہ ہے۔ اور جس کی پیدائش ہوتی ہے۔ وہ انتیہ ہے۔

(انتہا ملخصاً)

وششک درشن ادھیائے چہارم آہنگ اول سوتر امتر جمہ مہاشہ درشنا نند آریہ سماجی)

اِس سوال و جواب کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سلسلہ پیدائش و فنا جو فاعل کی محنت کا محتاج ہے۔ جو پیدائش سے مبرا نہیں ہے۔ یہ بلاشک و شبہ انتیہ یعنی غیر مدامی ہے۔ کیوں سماجی دوستو! حضوصاً درشنا نند کے چیلو! ہم ٹھیک کہتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو ذرا آپ لوگ ہی کرپا کریں اور بتائیں۔ کہ کیا غلطی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ تم ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوگے۔ اگرچہ درشنا نند کو بھی ساتھ ملا لو۔ پس سُن رکھو کہ پیدائش و فنا کا سلسلہ پرمیشر کی محنت کا محتاج ہے۔ اور یہ غیر مولود نہیں ہے بلکہ پرمیشر نے ہی اسے بنایا ہے۔ اس لئے یہ پرواہ سے انادی نہیں ہے۔ ہم نے نتیہ (مدامی) اور انتیہ (غیر مدامی) کے معنی خوب سمجھ لئے ہیں۔ اور بڑے دعوئی سے کہتے ہیں۔ کہ دور تسلسل پر پرواہ سے انادی سلسلہ انتیہ کی تعریف کے نیچے آتا ہے۔

ستیارتھ پرکاش اور پرواہ سے انادی ہونے کا رد

جس حصہ مضمون پر اب ہم لکھتے ہیں۔ یہ پہلے کی نسبت زیادہ دلچسپ اور معرکتہ الآراء ہے۔ کیونکہ خود سوامی دیانند کی قلم سے دور تسلسل کا رد ہے سنیئے سوامی جی فرماتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۵۱ و صفحہ ۵۵۲ بارھواں سملاس۔

اعتراض اگر پرمیشر کے ہی کلام سے پرمیشر ثابت ہوتا۔ تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت انوانیہ آشرے دوش (اعتراض دور) عائد ہوتا ہے۔

علیم کل کے قول سے اس وید کی کلام کو سچا ثابت کرتے ہو۔ اور پھر اسی وید کے کلام سے ایشور کو ثابت کرتے ہو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس شاستر اور پرمیشر کے ثبوت کے لئے کوئی تیسرا ثبوت چاہیئے۔ اور اگر ایسا مانو گے۔ تو ان اوستھا دوش (تسلسل کا اعتراض) عاید ہوگا۔

تردید ہم لوگ پرمیشر اور پرمیشر کے صفات فعل اور عادات کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیاء میں انوانیہ اشرے دوش (دور کا اعتراض) عاید نہیں ہو سکتا۔ جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشر کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں ان اوستھا دوش (تسلسل عائد نہیں ہوتا)" اور تم جینی تیر تھنکروں کو پرمیشر مانتے ہو۔ یہ کبھی موزون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں باپ کے بغیر ان کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے۔ × × × × × × × اگر کہو کہ وہ تیر تھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے تو وہ کن سے۔ اور پھر ان کے ماں باپ کس سے پیدا ہوئے۔ علی ہذا القیاس ان اوستھا (تسلسل) عاید ہوگی۔"

ناظرین مذکورہ بالا سوال و جواب کے اندر ..... دور تسلسل اور دور دونوں کو ایک دوش مانا گیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ جینی دور اور دور تسلسل کو بلا اس کے کہ اسے غلط ثابت کرے۔ ایک مسلم الثبوت غلطی کے طور پر پیش کرتا ہے اور رشی دیانند اس کی ذرا تردید نہیں کرتا۔ بلکہ بالآخر خود انہیں کے تیر تھنکروں کے پرمیشور نہ ہونے کے لئے اسی دور تسلسل کو بطور حجت پیش کرتا ہے۔ جس کے یہ صاف معنی ہیں۔ کہ دور اور دور تسلسل قطعاً درست نہیں ہو سکتے۔ ورنہ جس طرح سوامی جی سلسلہ عالم کی پیدائش کی ابتداء کے قائل نہیں۔ اسی طرح جینی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے تیر تھنکر اپنے ماں باپ سے وہ اپنے ماں باپ سے۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ ابتداء نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ یہ پرواہ سے انادی ہے۔ میرے خیال میں سوامی جی کے پاس اب سوائے مان لینے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ کہ اس موقعہ پر مترجم ستیارتھ پرکاش سملاس بارہواں ایک فٹ نوٹ دیتا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

نوٹ ۔ علم منطق میں تسلسل امور نامتناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں۔

اور دور اسے کہتے ہیں۔ کہ دو یا دو سے ایک علم کا موقوف ہو۔ دوسرے علم پر اور علم ثانی پھر موقوف ہو علم اول پر جو خود مجہول ہے دور مثلی تسلسل باطل ہے۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو ان اوستھا دوش یا ان اوستھا جی کہتے ہیں۔ اور دور کو انیوانیہ آشرے دوش کہتے ہیں"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۵۲)

اب یہ مترجم کا نوٹ اور سوامی جی کے الفاظ ہمزبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ پیدائش فنا کا سلسلہ جو سوامی جی کے نزدیک دو امور نامتناہی سے بنتا ہے۔ یقیناً یقیناً باطل ہے۔ دور تسلسل کو سوامی جی ایک دوش مانتے ہیں۔ اور مترجم کہتا ہے۔ کہ دور تسلسل امور نامتناہی (ایسے امور کہ جن کی انتہاء نہ ہو) کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں۔ پس اگر پیدا ہونا اور مرنا یا پیدائش فنا کے سلسلہ کی کوئی انتہاء نہیں ہے بلکہ پیدائش سے پہلے فنا اور فنا سے پہلے پیدائش اور پھر اس کے پہلے فنا اور فنا کے پہلے پھر پیدائش تو یہ صریح باطل امر ہے۔ کیونکہ یہی تو دور تسلسل ہے۔ اگر یقین نہیں۔ تو سوامی جی کے آخری الفاظ کو جنہیں میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ پھر پڑھو اور اس کے مقابل پیدائش سے پہلے فنا اور اسے پہلے پیدائش کے سلسلہ کو رکھ کر سوچو تو یقیناً ماننا پڑیگا کہ سلسلہ عالم کی ہمیشگی ایک وہم ہے۔

ناظرین دیکھتے ہوں گے۔ کہ اسجگہ بھی سوامی جی نے ایشور کے قدیم صفات فعل اور عادات کے ابدی ہونے کے باعث دور تسلسل عائد نہیں ہوتا کہا ہے۔ اور میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ پرمیشر کے یا مادہ کے قدیم ہونے سے پیدائش اور فنا کا سلسلہ کے لحاظ سے قدیم ہونا غلط ہے لیکن اب ہم سوامی جی ہی کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں تاکہ بار بار کا جھگڑا ایک دفعہ ختم ہو جائے۔

معلول کو ازلی ماننے والوں کی تردید

سوال ۔ چھٹا ناستیک کہتا ہے۔ کہ پانچ بھوتوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے۔

جواب ۔ (از رفمی دیانند) یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ جن اشیاء کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر وے سب ازلی ہوں۔ تو (کیا باعث کہ) سب عالم کثیف اور اجسام برتن کپڑا وغیرہ اشیاء کو پیدا اور فنا ہوتا دیکھتے ہیں اس لئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۶ سملاس ۸)

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ عناصر اگر ازلی ہوں بھی تو بھی ان کا معلول یعنی سلسلہ پیدائش اور فنا عالم کبھی ازلی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب ایک یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ سوامی جیسا دوان ہو اور پھر کیا بات ہے کہ آپ کے خیالات میں اس قدر تناقض ہو کہ خدا کی پناہ۔ کہیں تو ازلی خدا اور مادہ کو سلسلہ عالم کے ازلی ہونے کے لئے دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور پھر خود ہی کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ عناصر ازلی ہیں۔ مگر ان کا معلول دنیا ازلی نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماجی تو شاید اسے تناقض بھی قرار نہ دیں۔ بلکہ یوں کہدیں۔ کہ سوامی جی دنیا کو تو ازلی نہیں مانتے مگر اس کے سلسلہ کو ازلی مانتے ہیں یہ جو کہا کہ سلسلہ عالم کا آغاز نہیں ہے۔ یہ قول دنیا کے باآغاز ہونے کے متناقض نہیں ہے لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ جب پرکرتی کے ازلی ہونے سے سوامی جی دنیا کے سلسلہ کو ازلی مانتے ہیں تو پرکرتی کے ازلی ہونے سے اور دنیا کے ازلی نہ ہونے میں سوامی جی کے پاس کیا دلیل ہے۔ جس دلیل سے سلسلہ عالم قدیم ہے۔ اسی دلیل سے دنیا بھی قدیم ماننی چاہیئے۔ مگر چونکہ یہ بات بدیہی تھی کہ دنیا باآغاز ہے۔ اس لئے اسے ازلی نہ ماننا اور اس کے عناصر کے ازلی ہونے کو نظر انداز کر دیا۔ اور سلسلہ عالم کی قدامت کو ثابت کرنے کے لئے اسی پرکرتی کے ازلی ہونے کو دلیل بیان کر دیا۔ جو صریح تناقض ہے۔ سوامی جی کے خیالات میں تناقض پر ایک لمبی بحث ہو سکتی ہے۔ مگر یہاں یہ موقع نہیں ہے۔ اس لئے اسی پر کفایت کرتے ہیں۔ مگر یہ میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ آریوں کے اسی مہرشی کے خیالات میں تناقض نہیں ہے۔ بلکہ قوم کے جملہ اکابرین کی یہی حالت ہے ؛ (باقیدارد)

الھدیٰ

لکھنؤ سے ایک احمدی اخبار کا اجراء

"جماعت احرار"۔ "زمیندار"۔ "احسان"۔ "النجم" وغیرہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ اخبارات کے انسانیت سوز مظاہرے اور ناقابل برداشت افترا پردازیوں نے جماعت احمدیہ لکھنو کو مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا ہے۔ کہ ان دشمن صداقت جرائد کی بہتان طرازیوں کا حق و صداقت کی روشنی میں دندان شکن جواب دیا جائے تاکہ مخلوق خدا ہلاکت کی بجائے خدا کے مامور اور کشتی اسلام کے واحد ناخدا مسیح محمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت حاصل کر کے فلاح کی وارث بنے۔

الھدیٰ کا ڈکلریشن داخل ہو چکا ہے۔ پرچہ انشاء اللہ جلد شائع ہوگا۔ اور پہلا پرچہ احباب کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائیگا۔ درخواستیں فوراً ارسال کی جائیں۔ تاکہ پہلا پرچہ مطلوبہ تعداد کے لحاظ سے طبع کرایا جائے ؛ المشتہر: سید ارشد علی احمدی ایڈیٹر الھدیٰ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد لکھنؤ